رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار مہینے کی
۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰
تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے — صہ/
۲۔ خواص و معاونین سے — عے
۳۔ ہندوستان سے باہر سے — ۔
۴۔ غیر مذاہب والوں سے — سے ۱۲/
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے — عا ۱۲/

نوٹ
عصہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

قرآن مجید کی اشاعت

اے بخیر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

میں سال گذشتہ کے آخری نمبروں میں قرآن مجید کی اشاعت کے سوال کو تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ آج میں اس مژدہ راحت افزا کے سنانے کی توفیق پاتا ہوں کہ ایک حمایل شریف اور ایک قرآن مجید کے چھاپنے کا سامان اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیا ہے۔ منشی عبدالرشید صاحب مالک احمدی پریس میرٹھ نے اس سے پہلے ایک قرآن مجید چھاپا تھا اور حضرت حکیم الامۃ کا ترجمہ چھاپنے کا انہیں از بس شوق تھا بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ اس شوق میں انہوں نے بہت کچھ نقصان بھی اٹھایا وہ صرف ایک سیپارہ بطور نمونہ چھاپ بھی چکے ہیں لیکن مطبع کا اجرا کام کو چاہتا ہے اور انہوں نے صرف مولوی صاحب کے ترجمہ کی خاطر مطبع کو جاری کیا تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب ترجمہ کے متعلق بہت محتاط اور اخشی باللہ ہیں وہ جلد تر یا یکدم سارا ترجمہ دے نہ سکتے تھے اور منشی صاحب کو ایک ایک پارہ لیکر عرصہ تک منتظر رہنا نقصان دہ معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ پسند کیا کہ یہاں قادیان ہی میں قرآن مجید چھپ جاوے چنانچہ انہوں نے جو حمایل شریف لکھوانی شروع کی ہوئی تھی اور ۱۷ پارہ لکھے بھی جا چکے تھے وہ کل کاپیاں مجھے عنایت کر دی ہیں تاکہ میں اسکو چھاپوں۔ ان سترہ پاروں کا متن لکھا جا چکا ہے نوٹ اور ترجمہ باقی ہے۔ جو انشاء اللہ جلد تر لکھنا شروع ہو جائیگا۔ اور باقی حمایل منشی صاحب ممدوح جلد لکھوا کر بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں اسطرح پر اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اسی سال مبارک میں انوار احمدیہ مشین پریس کی چھپی ہوئی حمایل شریف اور قرآن مجید دونوں شایع ہو جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

خط کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی حاجت نہیں وہ ایک اعلیٰ درجہ کے خوش قلم کاتب نے لکھی ہے جسکو دیکھکر ناظرین از بس محظوظ ہوں گے ترجمہ کے لئے انشاء اللہ العزیز یقین ہے کہ حضرت حکیم الامۃ ہی کا ہوگا اور ان کے ہی نوٹ ہونگے۔ اگر حاشیہ نے اجازت دی تو ریفرنس بھی دیا جائیگا ورنہ اسے دوسرے اڈیشن کے لئے ملتوی کر دینا پڑیگا۔ البتہ اس کے اول میں جو فہرست مضامین لگوائی جاویگی وہ نہایت محنت اور سعی سے طیار ہوگی۔ مجھکو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے اور یقیناً وہ ایسے سامان بہم پہونچاویگا کہ بہت جلد میں اس سعادت پر فخر کر سکونگا کہ ایک حمایل شریف چھاپنے کی مجھے توفیق ملی۔

کتابت کے کام کا جو اہم کام ہے یوں سہل ہو جانا اور چھپائی کی مشکلات کا مشین کے ذریعہ آسان بنجانا بتاتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کا ترجمہ قادیان سے نکلے جسپر ایک عالم کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ یہ کام اب روپیہ کا ہے کیونکہ کل قرآن مجید اور حمایل شریف کیلئے ایک ہی قسم کا کاغذ یکدم لے لینا ضروری ہے اور اردو ترجمہ اور نوٹوں کیلئے ایک خوشخط کاتب درکار ہے اور ایسا ہی اور بہتیرے مطلوب ہونگے جنپر یہ رقم لگی رہے ان مقاصد کے لئے سات ہزار روپیہ مطلوب ہے الحکم کے کل ناظرین اگر دو دو حمایلوں کا ہدیہ سردست بھیج دینے کی ہمت کریں تو آٹھ ہزار سے زاید جمع ہو سکتا ہے۔ اور یہ تمام کام بااحسن وجوہ پورے ہو سکتے ہیں حمایل کا ہدیہ للعہ فی جلد ہوگا۔ ان لوگوں کے لئے جو نہ کچھ دیدیں ورنہ بعد میں صہ ہر ایک جلد ہدیہ ہوگی اور قرآن مجید جسپر خوب یادداشتیں لکھنے کے لئے بڑا حاشیہ سفید چھوڑا جاویگا سات روپیہ فی جلد ہدیہ ہوگا۔ اب سرپرستان الحکم اور احمدی برادران کی ہمت اور شوق کا اندازہ کرنا ہے کہ وہ اس کام میں مجھے کہاں تک مدد دینے پر آمادہ ہیں مجھے یقین ہے کہ قرآن کریم کی محبت اور حضرت حکیم الامۃ کے ترجمہ کی عالمگیر کشش قلوب کو ہلا دیگی اور بہت جلد درخواستیں آنے لگیں گی جب دو ہزار روپیہ کی درخواستیں آجائینگی تو کام شروع کر دیا جائیگا۔ میری طرف سے اسمیں کوئی توقف اور حرج نہیں اب اگر کوئی حرج ہوگا اور توقف ہوگا تو اس کے لئے ناظرین الحکم ذمہ دار ہونگے مبارک ہوگا وہ شخص جو اس کام میں سب سے بڑھکر مدد دیگا اور اس مبارک تحریک میں سب سے اول قدم رکھیگا۔ کیونکہ وہ الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق ہوگا اے اللہ تو خود دلوں میں القا کر اور توفیق بخش کہ تیرے کلام پاک کی اشاعت کے لئے ہمیں موقع ملے اور اس کے سامان بہم پہونچ جاویں۔ میں نے تو صرف دو دو درخواستوں کیلئے اشارہ کیا ہے لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے بعض مخلص مہربان دس دس جلدوں تک کے لینے والے بھی نکل آئیں گے۔ بہرحال یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور پوشیدہ سے پوشیدہ اور نہاں در نہاں گناہوں کو جانتا ہے۔ یاد رکھو صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری بدکاری قمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنا خدا تعالےٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جبتک عملی طور پر ثابت نہ

عملی حالت کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے۔ تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔

مومن کا فرض وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں۔ وہ صرف اسی واسطے ہوتی ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

زبانی باتیں کچھ چیز نہیں سمجھنا چاہیے کہ اسلام صرف اتنی بات کا ہی نام نہیں ہے کہ انسان زبانی طور پر ورد وظایف اور ذکر اذکار کرتا رہے بلکہ عملی طور پر اپنے آپ کو اس حد تک پہنچانا چاہیے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت شامل حال ہونے لگے اور انعام و اکرام وارد ہوں جس قدر انبیا اولیا گذرے ہیں ان کی عملی حالتیں نہایت پاک صاف تہیں اور ان کی راستبازی اور دیانتداری اعلیٰ پایہ کی تہی۔ اور یہی نہیں کہ جیسے یہ لوگ احکام الٰہی بجالاتے ہیں۔ اور روزے رکہتے اور زکوٰتیں ادا کرتے ہیں اور نمازوں میں رکوع سجود کرتے اور سورہ فاتحہ پڑہتے ہیں۔ وہ بہی پڑہتے تہے اور احکام الٰہی بجالاتے ہیں۔ بلکہ ان کی نظر میں تو سب کچہ مردہ معلوم ہوتا تہا۔ اور ان کے وجودوں پر ایک قسم کی موت طاری ہو گئی تہی۔ ان کی آنکہوں کے سامنے تو ایک خدا کا وجود ہی رہ گیا تہا۔ اسی کو ہی وہ اپنا کارساز اور حقیقی رب یقین کرتے ہتے۔ اسی سے ان کا حقیقی تعلق تہا۔ اور اسی کے عشق میں ہر وقت محو اور گداز رہتے تہے جب

خدا کی نصرت ایسی حالت ہو تو قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ ایسے شخص کی خدا تعالےٰ تائید اور نصرت کرتا ہے اور غیبی طور پر اسے مدد دیتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں اسے فتح نصیب کرتا ہے۔ دیکہو مذہب اسلام میں ہزاروں اولیا گذرے ہیں ہر ایک ملک میں ایسے چار پانچ تو ضرور ہی ہوتے ہیں جن کو اس وقت تک لوگ بڑی عزت سے یاد کرتے ہیں

اولیاء اللہ اور ان کے مجاہدات اور کرامات کا عجیب عجیب طرح سے تذکرہ کرتے ہیں۔ اور دہلی کا تو ایک بڑا میدان اسی قسم کے بزرگوں سے بہرا پڑا ہے غرض سوچنا چاہیئے کہ اگر ایک انسان ایک ڈاکو اور چور سے دلی محبت رکہے تو اگر وہ چور زیادہ احسان نہ کرے گا تو اتنا ضرور کرے گا۔ کہ اس کی چوری نہ کریگا۔ تو اب سمجھنا چاہیئے کہ جب محبت کرنے سے چوروں اور ڈاکوؤں سے بہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا خدا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تو بڑا رحیم کریم اور بڑے فضلوں اور احسانوں والا ہے۔ جو لوگ کرموں اواگون اور جونوں کی راہ لئے بیٹھے ہیں۔ یہ یقین ہے کہ ان کو اس راہ کا خیال تک بہی

خدا کی دوستی نہیں جب محبت کے ثمرات اسی دنیا میں پائے جاتے ہیں اور جبکہ ایک شخص کو دوسرے سے سچی اور خالص محبت ہوتی ہے۔ تو وہ اس سے کوئی فرق نہیں کرتا۔ تو کیا خدا ہی ایسا ہے۔ کہ جس کی دوستی کسی کام نہیں آتی۔ وہ لوگ قابل الزام ہیں جو خدا کو شرمناک الزاموں سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں آریوں میں دائمی مکتی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مکتی خانہ میں داخل کرتے وقت ایک گناہ پرمیشر باقی رکہہ لیتا ہے۔ اور پہر ایک وقت کے بعد اس ایک گناہ کے عوض میں ان رشیوں منیوں اور مکتی یافتوں کو گدہوں بندروں اور سوروں وغیرہ کی جونوں میں بہیجتا ہے۔ مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشر ان مقدسوں پر ناراض تہا اور جان بوجہ کر ان کو مکتی خانہ سے باہر نکالنا چاہتا تہا۔ تو پہر پہلے ہی ان کو مکتی خانہ میں کیوں داخل کیا؟ آخر ان پر راضی

رضا اور گناہ ہی ہوا ہوگا تو داخل کیا تہا یہ تو نہیں کہ اندہا دہند ہی مکتی خانہ میں دہکیل دیا تہا۔ لیکن رضا اور گناہ اکہٹے نہیں رہ سکتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر ان پر پہلے ہی راضی نہیں ہوا تہا۔ اور اگر راضی تہا تو ماننا پڑیگا کہ اس کو ان کے گناہوں کی خبر نہ تہی۔ کیونکہ جب آکر خبر ہوئی تہی تب تو اس نے ان کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیا تہا لیکن بعض آریہ اس کا یہ جواب دیا کرتے ہیں کہ ان کو مکتی خانے سے اس واسطے نکالا گیا تہا۔ کہ ان کے عمل محدود تہے اور چونکہ عمل محدود تہے۔ اس لئے ان کا پہل بہی محدود ہونا چاہئے۔ لیکن ان کو اتنی خبر نہیں کہ ان بیچاروں نے جو پرمیشر کی راہ میں ایسی ایسی سختیاں جہیلیں تہیں اور اپنا ہر ایک ذرہ اسکی راہ میں قربان کر دیا تہا۔ تو وہ اسواسطے نہیں تہا کہ چند دن تک تو

ہمیں مکتی خانہ کی سیر کرا لو۔ اور اس کے بعد جس گندی سے گندی جون میں چاہو بہیجدو۔ ان کی تو نیتوں کو دیکہنا چاہیئے اگر

انما الاعمال بالنیات ان کی نیتیں صرف اسی قدر ہتیں کہ دو چار برس پرمیشر سے محبت کرکے پہر چہوڑ دیں گے تب تو ایک بات ہے۔ ورنہ انما الاعمال بالنیات ان مکتی یافتوں کا کیا قصور یہ تو پرمیشر کا قصور ہے کہ ان کو مار دیا کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو پرمیشر کی محبت کو کبہی نہ چہوڑتے۔ انہوں نے تو صرف اسی واسطے پرمیشر کی راہ میں مصایب شدائد برداشت کئے ہتے۔ کہ جب تک ہم رہیں گے پرمیشر کے ہو کر رہیں گے۔ ان کو پرمیشر کی بے وفائی کا تو خیال نہ تہا۔ ایک شخص کسی سے بہت محبت رکہتا ہے اور آگے پیچہے اس کی محبت کے گن گاتا پہرتا ہے۔ اگر وہ مر جائے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دشمنی بہی ساتہہ لے گیا ہے! اور پہر اسبات کو بہی سمجہنا چاہیئے کہ مکتی خانہ سے باہر نکالنے کے لئے جو گناہ پرمیشر نے ان کے ذمہ رکہے ہوئے

مرد اور عورت ہونگے وہ بہر صورت ایک ہی قسم کے ہونگے۔ یہ تو جائز نہیں کہ کسی کو کسی گناہ سے باہر نکالدیا جاوے اور کسی کو کسی گناہ کے سبب سے۔ لیکن یہ کیسا انصاف ہے کہ باہر نکالتے وقت باوجود ایک ہی قسم کے گناہ ہونے کے کسی کو مرد اور کسی کو عورت اور کسی کو گدہا اور کسی کو بندر بنا دیا۔

غرض قصہ کوتاہ اللہ تعالےٰ نے الحمد شریف میں اپنی صفات کاملہ کا بیان کرکے اُن تمام مذاہب باطلہ کا رد کیا ہے۔ جو عام طور پر دنیا میں پہیلے ہوئے ہیں۔ یہ سورہ جو ام الکتاب

ام الکتاب کہلاتی ہے اسی واسطے پانچوں وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑہی جاتی ہے کہ اس میں مذہب اسلام کی تعلیم موجود ہے۔ اور قرآن مجید کا ایک قسم کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی چار صفات بیان کرکے

عیسائیوں کا خداوند ایک نظارہ دکہانا چاہا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نہایت ہی سچا مذہب ہے۔ جو اس خدا کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیوں کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ ایسا ہے۔ کہ آریوں کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو۔ اور جہوٹے طور پر کہدیتا ہے کہ عمل محدود ہیں حالانکہ اصل بات تہے کہ اس میں نجات دینے کی طاقت ہی نہیں کیونکہ روحیں تو اسکی بنائی ہوئی نہیں۔ جیسے وہ آپ

آریوں کا پرمیشر خود بخود ہے ویسے ہی ارواح بہی خود بخود ہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اور روحیں پیدا کرے اس لئے یہ سوچ کر کہ اگر ہمیشہ کے لئے کسی روح کو مکتی دیجاوے تو آہستہ آہستہ وہ وقت آجاوے گا کہ تمام روحیں مکتی یافتہ ہو کر میرے قبضہ سے نکل جائیں گی جس سے میرا تمام بنا بنایا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بہانہ کے طور پر ایک گناہ ان

مسلمانون کا قدوس اور قادر خدا

کو ذمہ رکھہ لیتا ہے اور اس دور کو چلائے جاتا ہے لیکن اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا ملکر اس مین کوئی نقص نکالنا چاہئیے تو نہین نکال سکتی۔ ہمارا خدا تمام جہانون کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے۔ کیونکہ جس مین کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے اور اس سے ہم دعائین کس طرح مانگ سکتے ہین۔ اور اس پر امیدین کیا رکھہ سکتے ہین وہ تو خود ناقص ہے۔ نہ کہ کامل لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائین مانگ سکتے ہین اور بڑی بڑی امیدین پوری کر سکتے ہین۔ اسیواسطے اس

سورہ فاتحہ کی دعا

نے اسی سورہ فاتحہ مین دعا سکہائی ہے۔ کہ تم لوگ مجہہ سے دعا مانگا کرو اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم یعنی یاالٰہی ہمین وہ سیدہی راہ دکہا جو ان لوگون کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے۔ اور یہ دعا اسواسطے سکہائی۔ کہ تا تم لوگ صرف اہات پر ہی نہ بیٹھہ رہو۔ کہ ہم ایمان لے آئے ہین۔ بلکہ اس طرح سے اعمال بجا لاؤ کہ ان انعامون کو حاصل کر سکو جو خدا کے مقرب بندون پر ہوا کرتے ہین بعض

رسمی عبادتین

لوگ مسجدون مین بہی جاتے ہین نمازین بہی پڑہتے ہین اور دوسرے ارکان اسلام بہی بجا لاتے ہین۔ مگر خدا کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہین ہوتی۔ اور ان کے اخلاق اور عادات مین کوئی نمایان تبدیلی دکہائی نہین دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتین بہی رسمی عبادتین ہین حقیقت کچہہ بہی نہین۔ کیونکہ احکام الٰہی کا بجا لانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونو پر پڑتا ہے ایک شخص جو کہیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس مین بیج بوتا ہے۔ اگر ایک دو ماہ تک اس مین انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے یہی حال عبادات کا ہے اگر ایک شخص خدا کو وحدہ لاشریک

انگوری دیکہو

سمجہتا ہے نمازین پڑہتا ہے روزے رکہتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجا لاتا ہے لیکن خدا کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہین ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازین تہین جنکو پڑہنے سے نہیں سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے مگر تم کو کیا ہو گیا جو باوجود ان کے پڑہنے کے کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کروگے اور اس سے اگر کوئی فائدہ محسوس نہ کروگے تو آخر ماننا پڑیگا کہ یہ دوا موافق نہین۔ یہی حال ان نمازون کا سمجہنا چاہیے ع - بر کریمان کارہا دشوار نیست۔ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے وہ کبہی ضایع نہین ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے

حقیقی مومن ضایع نہین ہوتا

کہ جو خدا کے ہوتے ہین خدا ان کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان مین ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام کرتا ہے۔ کہ لوگ ان کے کپڑون سے بہی برکتین حاصل کرتے ہین۔ اللہ تعالےٰ نے یہ جو دعا سکہائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگون کی آنکہہ کہلے کہ جو کام تم کرتے ہو۔ دیکہہ لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے

اعمال کی پڑتال

اور اسکا نتیجہ کچہہ نہین تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئیے کہ وہ کیسا عمل ہے۔ جس کا نتیجہ کچہہ نہین۔

پہلی قومون سے سبق

پہر اس کے آگے خدا فرماتا ہے۔ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین یعنی اے مسلمانون تم خدا سے دعا مانگتے رہو۔ کہ یاالٰہی ہمین ان لوگون مین سے نہ بنانا جن پر اس دنیا مین ہی تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ اور نہ ہی ان لوگون کا رستہ دکہانا جو کہ راہ راست سے گمراہ ہو گئے ہین۔

اور یہ جو کچہہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ بطور قصہ یا کہانی کے بیان نہین کیا۔ بلکہ وہ جانتا تہا کہ جس طرح پہلی قومون نے بدکاریان کین اور نبیون کی تکذیب اور تفسیق مین حد سے بڑہ گئین۔ اسی طرح مسلمانون پر بہی ایک وقت آئیگا

مسلمانون کیلئے پیشگوئی

جبکہ وہ فسق و فجور مین حد سے بڑہ جاوینگے اور جن کامون سے ان قومون پر خدا کا غضب بہڑکا تہا۔ ویسے ہی کام مسلمان بہی کرینگے اور خدا کا غضب انپر نازل ہوگا تفسیرون اور احادیث والون نے مغضوب سے یہود مراد لئے ہین۔ کیونکہ یہود نے خدا تعالےٰ کے انبیا کے ساتہہ بہت ہنسی ٹٹہا کیا تہا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خاص طور پر دکہہ دیا تہا۔ اور نہایت درجہ کی شوخیان اور بیباکیان انہون نے دکہائی تہین۔ جن کا آخری نتیجہ یہ ہوا تہا۔ کہ اسی دنیا مین ہی خدا کا غضب ان پر نازل ہوا تہا۔ مگر اس جگہ خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجہہ لے۔ کہ (معاذ اللہ) خدا چڑ جاتا ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان بہ سبب اپنے گناہون کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دور ہو جاتا ہے یا مثال کے طور پر یون سمجہہ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ مین بیٹہا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہون۔ اگر وہ ان دروازون کو کہولے گا تو دہوپ اور آفتاب کی

خدا کا غضب

روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ روشنی کا آنا بند ہو جائیگا۔ غرض یہ بات سچی ہے۔ کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے۔ کہ اس فعل پر ایک فعل خدا کیطرف سے سرزد ہوتا ہے جیسے اس شخص نے اپنی بدقسمتی سے جب چارون دروازے بند کر دئے تہے۔ تو اس پر خدا کا فعل یہ تہا۔ کہ اس مکان مین اندہیرا ہی اندہیرا ہو گیا۔ غرض اس اندہیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔ یہ مت سمجہو کہ خدا کا غضب بہی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح

خدا تعالیٰ انسان کی طرح نہین

سے کہ انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔ یہ تو نہین ہو سکتا کہ جس طرح سے ایک انسان کام کرتا ہے خدا بہی اسی طرح سے کرتا ہے۔ مثلاً خدا سنتا ہے تو کیا اس کو سننے کیلئے انسان کیطرح ہوا سے ہے کہ جس طرف ہوا کا رخ زیادہ ہوا۔ اسطرف کی آواز کو زیادہ سن لیا۔ یا مثلاً دیکہتا ہے کہ جب تک سورج چاند چراغ وغیرہ کی روشنی نہ ہو انسان دیکہہ نہین سکتا۔ تو کیا خدا بہی روشنیون کا محتاج ہے۔ غرض انسان کا دیکہنا اور رنگ کا ہے اور خدا کا اور رنگ کا ہے اس کی حقیقت خدا کے سپرد کرنی چاہئیے آریہ وغیرہ جو اعتراض کرتے ہین کہ قرآن کریم مین خدا تعالیٰ کو غضبناک کہا گیا ہے۔ یہ ان کی صریح غلطی ہے۔ ان کو چاہئیے تہا۔ کہ قرآن مجید کی دوسری جگہون پر نظر کرتے۔ وہان تو صاف طور پر لکہا ہے۔ عذابی اصیب بہ من اشاء ج ورحمتی وسعت کل شیء خدا کی رحمت تو کل چیزون کے شامل حال ہے۔ مگر ان کو دقت ہے تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کے تو وہ قایل ہی نہین۔ ان کو مذہبی اصول کے بموجب مکتی حاصل کر بہی لے۔ تو آخر پہر وہان سے نکلنا ہی پڑیگا۔ غرض خوب یاد رکہو کہ خدا تعالےٰ کے کلام پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا۔ جیسے خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے ویسے ہی اسکا کلام بہی ہر ایک قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ جو فرمایا ہے۔ غیر المغضوب علیهم۔ تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہود ایک قوم تہی جو توریت کو مانتی تہی۔ انہون نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بہت تکذیب کی تہی اور بڑی شوخی کے ساتہہ ان سے پیش آئے تہے۔ یہانتک

یہودیون کے کارنامے

کہ کئی بار ان کے قتل کا ارادہ بہی انہون نے کیا تہا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو پہر وہ بڑا نامی گرامی اور مشہور ہو جاتا ہے اور جب کبہی اس فن کا ذکر شروع ہوتا ہے تو پہر اسی کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ مثلاً دنیا مین ہزارون پہلوان ہوئے ہین اور اسوقت بہی موجود ہین مگر رستم کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کسی کو پہلوانی کا خطاب بہی دیا جاتا ہے تو اسے بہی رستم ہند وغیرہ کر کے پکارا جاتا ہے یہی حال یہود کا ہے کوئی نبی نہین گذرا جس سے انہون نے شوخی نہین کی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تو انہون نے یہانتک مخالفت کی کہ صلیب پر چڑہانے سے بہی دریغ نہین کیا۔ اور ان کے مقابلہ پر ہر ایک شرارت سے کام لیا۔ ہان اگر یہ سوال پیدا ہو کہ یہود تو انبیا کے مقابل پر شوخین اور شرارتین

کی نہیں مگر اب تو سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے غیر المغضوب علیہم والی دعا کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

غیر المغضوب علیہم والی دعا کی ضرورت

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح نازل ہوگا۔ اور لوگ اس کی تکذیب کرکے یہود خصلت ہو جاویں گے اور طرح طرح کی بدکاریوں اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتوں میں ترقی کر جاویں گے۔

اس لئے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھائی ہے۔ کہ اے مسلمانوں پنجگانہ نمازوں کی ہر ایک رکعت میں دعا مانگتے رہو کہ یا الٰہی ہمیں ان کی راہ سے بچائے رکھیو۔ جن پر تیرا غضب اسی دنیا میں نازل ہوا تھا۔ اور جن کو تیرے مسیح کی مخالفت کرنے کے سبب سے طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ذائقہ چکھنا پڑا تھا۔ سو جاننا چاہیئے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کی طرف آیت غیر المغضوب علیہم اشارہ کرتی ہے۔ اور وہی خدا کا سچا مسیح ہے جو اس وقت تمہارے درمیان

آخری مسیح کا آخری زمانہ

نازل ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ پچیس برس سے صبر کرتا رہا ہے۔ ان لوگوں نے کوئی دقیقہ میری مخالفت کا اٹھا نہیں رکھا ہر طرح سے شوخیاں کی گئیں طرح طرح کے الزام ہم پر لگائے گئے اور ان شوخیوں اور شرارتوں میں پوری سرگرمی سے کام لیا گیا۔ ہر پہلو سے ہمیں فنا اور معدوم کرنے کے لئے زور لگائے گئے اور ہمارے لئے طرح طرح کے کفر نامے تیار کئے گئے اور نصاریٰ اور یہود سے بھی بدتر ہمیں سمجھا گیا۔ حالانکہ ہم

یہودیوں کے کفرنامے

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے یقین رکھتے تھے قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی سچی اور کامل کتاب سمجھتے تھے۔ اور سچے دل سے اسے خاتم الکتب جانتے تھے اور آنحضرت صلعم کو سچے دل سے خاتم النبیین سمجھتے تھے وہی نماز تھی وہی قبلہ تھا اسیطرح سے ماہ رمضان کو روزے رکھتے تھے۔ حج اور زکوٰۃ میں بھی کوئی فرق نہ تھا۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ کونسے وجوہات تھے۔ جن کے سبب سے ہمیں یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ٹھہرایا گیا۔ اور دن رات ہمیں گالیاں دینا موجب ثواب سمجھا گیا۔ آخر شرافت بھی تو کوئی چیز ہے اس طرح کا طریق تو وہی لوگ اختیار کرتے ہیں

شرافت عمدہ چیز ہے

جن کے ایمان مسلوب اور دل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ غرض چونکہ خدا جانتا تھا۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مسلمان یہود سیرت ہو جائینگے۔ اس لئے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھا دی۔ اور پھر فرمایا ولا الضالین یعنی نہ ان لوگوں کی راہ پر چلانا۔ جنہوں نے تیری سچی اور سیدھی راہ سے منہ موڑ لیا۔ اور یہ عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انجیل کے ذریعہ سے یہ تعلیم ملی تھی۔ کہ خدا کو ایک اور واحد لاشریک مانو۔

انجیل کی اصلی تعلیم

مگر انہوں نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا۔ اور ایک عورت کے بیٹے کو خدا بنا لیا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ مغضوب علیہم تو بڑا سخت لفظ ہے اور ضالین نرم لفظ ہے۔ یہ نرم لفظ نہیں۔ بات یہ ہے کہ یہودیوں کا تھوڑا گناہ تھا۔ وہ توریت کے پابند تھے اور اس کے حکموں پر چلتے تھے۔ گو وہ شوخیوں اور شرارتوں میں بہت بڑھ گئے تھے۔ مگر وہ کسی کو خدا یا خدا کا بیٹا بنانے کے سخت دشمن تھے اور سورہ فاتحہ میں ان کا نام جو پہلے آیا ہے۔ تو وہ

یہودیوں کا قصور عیسائیوں سے بہت کم ہے

اس واسطے نہیں کہ ان کے گناہ زیادہ تھے بلکہ اس واسطے کہ اسی دنیا میں ہی ان کو سزا دی گئی تھی اور اس کی مثال اس طرح پر ہے کہ ایک تحصیلدار انہیں کو جرمانہ کرتا ہے جن کا قصور اس کے اختیار سے باہر نہیں ہوتا۔ مثلاً فرض کرو کہ کسی بھاری سے بھاری گناہ پر وہ اپنی طرف سے ۵۰ روپیہ جرمانہ کر سکتا ہے لیکن اگر قصوروار زیادہ کا حقدار ہو تو پھر تحصیلدار یہ کہہ کر کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے کہ تمہاری سزا کا یہاں موقع نہیں کسی اعلیٰ افسر کے سپرد کرتا ہے اسی طرح یہودیوں کی شرارتیں اور شوخیاں اسی حد تک ہیں کہ ان کی سزا اسی دنیا میں دیجا سکتی تھی۔ لیکن ضالین کی سزا یہ دنیا برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ایسا نفرتی عقیدہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمٰن ولدا یعنی یہ ایک ایسا بڑا کام ہے جس سے قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ غرض یہودیوں کی چونکہ سزا تھوڑی تھی اس لئے ان کو اسی جہان میں

ضالین کا گندہ عقیدہ

دیگئی اور عیسائیوں کی سزا اس قدر سخت ہے کہ یہ جہان اس کی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے ان کی سزا کے واسطے دوسرا جہان مقرر ہے۔ اور پھر یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ یہ عیسائی صرف ضال ہی نہیں ہیں۔ بلکہ مضل بھی ہیں۔ ان کا دن رات یہی پیشہ ہے۔ کہ اوروں کو گمراہ کرتے پھریں۔ پچاس پچاس ہزار ساٹھ ساٹھ ہزار بلکہ لاکھوں پرچے ہر روز شایع کرتے ہیں اور اس باطل عقیدہ کی اشاعت کے لئے ہر طرح کے بہانے عمل میں لاتے ہیں۔ یاد رکھو گورنمنٹ کو ان پادریوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایک انگریز یہاں آیا تھا۔ جاتی دفعہ پوچھنے لگا کہ میرے راستہ میں کسی پادری کی کوٹھی تو نہیں؟ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پادریوں سے سخت

انگریزوں کی منصف مزاجی

نفرت کرتا تھا۔ یہ لوگ بڑے منصف مزاج ہوتے ہیں اگر یہ منصف نہ ہوتے۔ تو حکومت نہ رہتی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ انکی حکومت کا ہونا بھی خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ سکھوں کے زمانے کو دیکھو کہ اگر کوئی اذان بھی دیتا تھا۔ تو وہ قتل کر دیتے تھے۔ مگر اس

سکھوں کا زمانہ

سلطنت میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے آزادی ہے۔ اور اس کا ہونا ہمارے لئے بڑی بڑی برکتوں کا موجب ہے۔ خود ہمارے اس گاؤں قادیان میں یہاں ہماری مسجد ہے کارداروں کی جگہ تھی اس وقت ہمارے بچپن کا زمانہ تھا۔ لیکن میں نے معتبر آدمیوں سے سنا ہے کہ جب انگریزوں کا دخل ہو گیا تو چند روز تک وہی سابقہ قانون رہا انہی ایام میں ایک کاردار یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک مسلمان سپاہی تھا وہ مسجد میں آیا اور موذن کو کہا کہ اذان دو۔ اس نے وہی ڈرتے ڈرتے گنگنا کر اذان دی۔ سپاہی نے کہا کیا تم اسی طرح سے بانگ دیا کرتے ہو۔ موذن نے کہا۔ ہاں اسی طرح دیتے ہیں سپاہی نے کہا کہ نہیں کوٹھے پر چڑھکر اونچی

اذان کی آزادی

آواز سے اذان دو۔ اور جس قدر زور سے ممکن ہو سکتا ہے بانگ دو۔ وہ ڈرا آخر اس نے سپاہی کے کہنے پر زور سے بانگ دی۔ اس پر ہندو اکٹھے ہو گئے۔ اور ملا کو پکڑ لیا۔ وہ بیچارہ بہت ڈرا اور گھبرایا کہ کاردار مجھے پھانسی دیدیگا۔ سپاہی نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ آخر وہ اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کہا کہ مہاراج اسنے بھرشٹ کر دیا ہے۔ کاردار تو جانتا تھا۔ کہ اب سلطنت تبدیل ہو گئی ہے اور اب وہ سکھا شاہی نہیں رہی اسلئے ذرا دبی

سکھا شاہی گئی اور سکھ شاہی آئی

زبان سے پوچھا کہ تو نے اونچی آواز سے کیوں بانگ دی جو سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا کہ اس نے نہیں دی میں نے بانگ دی ہے۔ تب کاردار نے ہندوؤں کو کہا کمبختو! کیوں شور ڈالتے ہو۔ لاہور میں تو اب کھلے طور پر گائیاں ذبح ہوتی ہیں اور تم اذان کو روتے ہو جاؤ چپکے ہو کر بیٹھے رہو۔ ایسے ہی بٹالہ کا واقعہ ہے۔ ایک سید وہیں کا رہنے والا باہر سے دروازے پر آیا۔ وہاں گائیوں کا ہجوم تھا اس نے تلوار کی نوک سے مویشیوں کو ذرہ ہٹایا۔ ایک گائے کے چمڑے کو خفیف سی خراش پہونچ گئی تھی اس پر اس بیچارہ کو پکڑ لیا گیا۔ اور اس امر پر زور دیا گیا کہ اس کو قتل کر دیا جاوے آخر بڑی سفارش کے بعد جان سے تو بچ گیا لیکن اس کا ہاتھ ضرور کاٹا گیا۔ ایسے ہی ایک گائے کے مقدمہ میں ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے۔ اب دیکھو کہ اس حکومت کا وجود ایک مبارک وجود ہے یا نہیں؟ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تمہارا حاکم ظالم ہو۔ تو وہ نہیں اصل میں تم ہی بد ہو۔ سو یاد رکھو۔ کہ یہ لوگ بڑے انصاف پسند ہوتے ہیں۔ ہمارے مقدمہ میں ہی دیکھ لو۔

باقی آئندہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

افسوسناک فساد

ولیوپورم احاطہ مدراس سے ایک افسوسناک ہنگامہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ رومن کیتھولک عیسائی اپنی مقدس مورتیاں ایک جلوس کے ہمراہ گرجے کو لیجا رہے تھے راستہ میں جاہل ہندوؤں نے انہیں پتھر مارے سب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع بھی جو ساتھ تھے مجروح ہوئے۔ عیسائیوں کے مکانات کے علاوہ سب کلکٹر اور سب مجسٹریٹ کے مکانات کو آگ بھی لگادی پولیس نے یہ حال دیکھ کر گولیاں چلائیں جس سے بعض ہندو مجروح ہوئے۔

بت پرستوں کا مسیح کی بت پرست پتھروں پر پتھر برسانا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی امر ان کے لئے باعث اشتعال بھی معلوم نہیں دیتا۔ جو لوگ عورت اور مرد کے مقامات مخصوصہ تک اور درختوں اور پتھروں تک کے پوجاری ہیں اور خود ایک ایک پتھر کے لئے بڑے بڑے جلوس نکالتے ہیں ان کو کیتھولک پادریوں کے جلوس نکالنے پر غصہ کرنا محض امر بیجا تھا مگر بت پرستوں کو عیسائی بت پرستی کے خلاف جوش پیدا ہونا تعجب خیز امر ضرور ہے۔ اب آریہ شاید مسلمانوں کی بت شکنی پر اعتراض نہ کریں گے۔ ملکی پہلو سے یہ کام سخت نفرت کے قابل ہے ایسے لوگ اپنی قوم اور ملک کے سخت بدخواہ اور دشمن ہیں۔

حکومت کے خواب دیکھنے سے پہلے اخلاق کی اصلاح کرو

جس آزادی اور خود پسندی کی ہوا نے ہندوستانیوں کے دماغوں میں طوفان بے تمیزی پیدا کردیا ہے اور ان سے سوراجیہ کی صدائیں نکلتی ہیں یہ ملک کے لئے مبارک فال نہیں ہے **حکومت** کے خواب دیکھنا تو آسان ہے مگر ایسے خوابوں کی تعبیر منحوس ہے۔ جب تک ہمارے **اخلاق** اعلےٰ درجہ کے نہ ہوں ہماری آرزوئیں اور اغراض دوسروں کی بہتری اور بھلائی پر قربان نہ ہوں اس وقت تک ایسے خیالات کو سر میں جگہ دینا دیوانگی اور حماقت ہے **اخلاق** کی اصلاح صرف مذہب سے ہو سکتی ہے جب حقیقی مذہب کی حکومت دل پر ہوتی ہے تو وہ سچے اخلاق کا سرچشمہ بن جاتا ہے اور **حقیقی مذہب** کا یہ نشان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان اور گناہ سوز ایمان پیدا کردے ورنہ اگر یہ بات نہیں تو پھر مذہب کا نام لینا بھی اسے بدنام کرنا ہے۔ پس وہ لوگ جو ملکی جوش کے سیلاب میں بہے جارہے ہیں پہلے اس سوال کو حل کریں۔

کیا یہ ملکی بہتری کے لچھن ہیں

کانگرس کی دونو پارٹیوں میں جو لٹھم لٹھا اور سر پھٹول ہو رہی ہے کیا یہ ملکی بھلائی کی راہ ہے یا خود غرضی کا نمونہ ہے جو لوگ ملک کے فائدہ اور قومی بھلائی کے نکتہ خیال سے اپنی رائے کو نہیں چھوڑ سکتے وہ ملکی بہتری کی منزل کے بدرقہ نہیں بلکہ غول راہ ہیں ان سے بچنا چاہئے ملک کی جو حالت نظر آ رہی ہے اگر اس کا انھیں احساس ہوتا تو کانگرس کے پنڈال اور اجتماع کے خیال کو ملتوی کرتے اور یہی طاقت اور روپیہ ملک کے فاقہ زدہ گروہ کی حمایت اور حفاظت میں خرچ کرتے مگر یہاں تو

مطلب سعدی دیگر است

آریوں کی مذہبی کانفرنس

آریوں کی مذہبی کانفرنس پر میں نے جو آرٹیکل لکھا تھا اس سے آریہ سماج کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور آرین اخبارات سر از پا نشناختہ جوش میں آپا کھونے لگے۔ اس سراسیمگی میں بڑی سوچ بچار کے بعد یہ اعتراض بھی کردیا کہ وہ نمبروار فقرات ایڈیٹر الحکم کیوں نہیں لکھتا پرکاش اور اس کے ہم نوا آریوں کی اس چال میں ایڈیٹر نہیں آسکتا۔ وہ ان کفریات کی اشاعت سے جب اُن کو روکنا چاہتا ہے تو خود اس کا ارتکاب کیوں کرے۔ میں اس قسم کی آرین تحریروں پر کوئی نوٹس نہیں لونگا۔ میں اپنا فرض ادا کرچکا۔ آریوں کا ایسا شور مچانا اور ہائے واویلا کرنا ہی بتا رہا ہے کہ حقیقت کیا ہے؟

ایک مذہبی کانفرنس کی ضرورت ہے

مذہب کے نام سے آجکل جو انقلاب قوموں میں پیدا ہوا ہے اور حمایت مذہب کے نام سے جس قدر تحریکیں ہو رہی ہیں وہ اس زمانہ کو **مذہبی زمانہ** کا نام دیتی ہیں سراسر حق بجانب ہیں فی الحقیقت اگر غور کیا جاوے **مذہبی جدال** اور ایک مذہب کا دوسرے کو مغلوب کردینے کے لئے جدوجہد کرنا صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ دور **مذہب کا دور** ہے۔ اور حقیقی اور زندہ مذہب بالآخر تمام مذاہب کو اپنے اندر **جذب** کر جائیگا۔ اعتقادی رنگ میں ہر مذہب والا اپنا خیال یا یقین کرتا ہے کہ اس کا اپنا ہی مذہب ہوگا جو دوسرے مذاہب کو جذب کریگا میں اس بحث کو چھوڑ کر ایک خاص امر کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں جو اپنی مذہبی سوسائٹیوں میں نامور اور معزز سمجھے جاتے ہیں کہ وہ باہم ملکر صلح کاری آشتی اور تہذیب اور حق پسندی کی بنا پر ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھیں یہ کانفرنس ملک اور اہل ملک کے لئے مفید ہوگی اور یقیناً موجب برکت ثابت ہوگی۔ لوگ جو ملکی جلسوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اور اس سے ان کے خیالات میں خطرناک آزادی پیدا ہوتی ہے وہ ایسے جلسوں میں بڑا **اصلاح نفس** کے خیال کو مقدم کریں گے۔

ان کے اخلاق فاضلہ میں ترقی ہوگی۔ باہم اتفاق اور یکجہتی بڑھے گی۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف مذاہب کے ماننے والے جب جمع ہونگے تو انہیں دوسروں کی رعایت اور دلجوئی کا خیال پیدا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس مجلس کی انتظامی کمیٹی میں ایک ہی فرقہ اور گروہ کے لوگ نہ ہوں بلکہ یہ مجموعہ ہو مختلف مذاہب کے سمجھدار اور معزز اور مہذب لوگوں کا۔ اس میں برہمو ہوں۔ آریہ ہوں سکھ ہوں۔ سناتنی ہوں۔ مسلمان ہوں وغیرہ وغیرہ یہ باقاعدہ ایک مجلس ہو۔ اور اس کے ہاتھ میں سارا انتظام ہو۔ سال میں ایک یا دو مرتبہ اس کے اجلاس ہوں اور یہ اجلاس ایک ہی مقام پر نہ ہوں بلکہ ہندوستان بھر کے مختلف شہروں میں ہوں جیسے کانگرس یا تعلیمی کانفرنس کے ہوتے ہیں اس طرح پر اس کی برکات ایک ہی شہر میں محدود نہ ہونگی بلکہ ملک کے ہر حصہ کے لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں گے میرا یقین ہے کہ اگر یہ کانفرنس قائم ہوگئی اور اس نے باضابطہ کام شروع کردیا تو یہ ملک کے لئے

ایک بڑی برکت ہوگی

ملکی کام سے اس کو قطعاً واسطہ نہ ہو بلکہ میں یہ کہونگا کہ ملک کے اندر جو دیوانہ پن ملکی جوش پھیلا ہوا ہے اس کو کم کرنا اس کا مقصود ہو تو **گورنمنٹ** کے لئے یہ ایک سچی خادم ہوگی۔

میں نفس مضمون سے دور چلا گیا یا نفس مضمون کی طرف دور چلا گیا بہرحال اس کانفرنس کی بنیاد رکھ دینی چاہئے۔ ہماری احمدی جماعت ہندوستان بھر میں **ایک اور صرف ایک ہی**

خالص مذہبی تحریک ہے

اس لئے کہ دوسری مذہبی تحریکوں کو ملکی تحریکوں کا بہانہ کہنا چاہیے۔ اس لئے بسم اللہ کرکے ہماری جماعت کے ان لوگوں کو جو تعلیم یافتہ اور کانفرنسوں کے کام کو سمجھ سکتے ہیں اس مبارک کام کا آغاز کرنا چاہئے۔

وہ برہموؤں سکھوں اور سناتنیوں اور آریوں کے ان افراد سے اس معاملہ پر مشورہ کریں جو مسلّم طور پر نیک سرشت ہوں۔ برہموؤں اور سناتنیوں کو تو میں پہلے ہی مستثنیٰ کرتا ہوں کہ یہ لوگ بڑے امن پسند صلح پسند اور دوسرے مذاہب کے ہادیوں کی تکریم کرنے والے ہوتے ہیں سکھ صاحبان کی طرف سے بھی اطمینان ہے اس لئے کہ ان کی طرف سے دوسرے مذاہب کے ہادیوں پر حملے نہیں ہوتے۔ خود ان کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب میں بہت سے بزرگوں کے شبد پائے جاتے ہیں۔

البتہ آریہ صاحبان میں یہ بدعادت ہے کہ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے تہذیب اور شرافت سے کام نہیں لیتے میں اس فقرہ کے لئے معافی چاہتا ہوں کہ امر واقعہ کا مجھے اظہار کرنا پڑا ہاں مجھے اعتراف ہے کہ ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو اس طرز کو سخت ناپسند اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس سلسلہ میں مسٹر **روشن لال** بیرسٹر ایٹ لا کا نام بڑی جرأت سے لے سکتا ہوں۔ پس اس قسم کے لوگوں کو انتظامی حصہ میں شامل کرسکیں اگر ایک مشترکہ جماعت قائم ہو جاوے تو یہ مفید ہو سکیگی۔ اس مذہبی کانفرنس کے ممبروں کا رجسٹر بھی کھولا جاوے جن کو ایک معین چندہ ماہوار دینا پڑے اور وہ اس کی انتظامی ذرائع میں اپنا مشورہ دے سکیں اور اس کانفرنس کے جلسوں کی رپورٹیں انھیں مفت مل سکیں۔ غرض یہ کام بہت وسیع ہو سکتا ہے اور اس وقت اس سارے ڈھانچ کا نقشہ میں پیش کردوں تو شاید بعض لوگ اسے **الیمسیح** ہی کہدیں۔ میری غرض ایک مفید تحریک کرنا ہے۔ قوم کے دانشمند اور اہل الرائے لوگ بہت کچھ سوچ سکتے ہیں۔ آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ ایسی ایک

انجمن کی سخت ضرورت ہے ۔

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر مرقع امرتسر

(من جانب فضل دین مدرس - قادیان۔ "مرتب رسالہ حل چیستان")

مَیں نے کل ۲ / جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۰۸ء پڑھا ہے ۔ اس میں آپنے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں ۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے ۔ کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو روپیہ چیستان کے حل ۔ کی آپکے ذمہ واجب الادا ہے اور آپنے ابتک اُس کو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کرلیں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں ۔ اگر خلط مبحث کا اندیشہ نہ ہوتا تو مَیں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیج دیتا ۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپکے "چیستان" کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر چھپکر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہوکر مبلغ پانسو روپیہ آپسے وصول نہو جاوے تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جائے ۔ لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہیں بھیجی ۔ اور نیز یہ امر بھی شایع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنیکے مستحق ٹھہرینگے ضروری ہے کہ یہ امر بھی بتراضی طرفین طے ہوکر پہلے ہی شائع کردیا جاوے ۔ تاکہ بعد کو فریقین میں کسی کے لئے بیجا خصومت کا محل نہ ہووے ۔ "چیستان مرزا" کا حل قادیان سے دفتر تشحیذ الاذہان سے ملتا ہے جس میں "چیستان" کا مفصل حل کیا گیا ہے ۔ مگر ہم اپنے ناظرین کے لئے یہاں پر بھی چیستان اور حل چیستان کا خلاصہ مضمون نقل کرتے ہیں تاکہ سب کو اطلاع ہو جاوے کہ وہ کیا مضمون تھا جس کے حل پر ایڈیٹر مرقع نے پانسو روپیہ کا انعام مقرر کرکے تحدی کی تھی ۔ اور کیسا حل ہے جس کے بعد ہم ایڈیٹر مرقع سے موعودہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

خلاصہ "چیستان مرزا" جس کو ایڈیٹر مرقع امرتسر نے بوعدہ انعام مبلغ پانسو روپیہ شائع کیا تھا

(۱) ازالہ صفحہ ۶۷۵ پر ۱۲۷۴ء ہجری کو حضرت مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ بتاتے ہیں اور (۲) ازالہ صفحہ ۶۹۲ میں چودہ سو سال بعد ہجرت یعنی ۱۴۰۰ھ کو پورا ہوگا ۔ اور (۳) ازالہ صفحہ ۱۸۵ ۔ میں اپنے مامور ہونے کا زمانہ ۱۳۰۰ء ہجری کو ظاہر فرماتے ہیں ۔ اور پھر (۴) اس سے بڑھکر یہ کہ ازالہ صفحہ ۶۹۳ ۔ ۳۱۱ کو ملاکر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنی ۱۲۴۷ء ہجری کو مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیتے ہیں ۔ حالانکہ ۱۲۴۷ء ہجری وہ سنہ ہے جس میں مرزا صاحب ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے کیونکہ مرزا صاحب کی ولادت ۱۲۵۵ء ہجری مطابق ۱۸۳۹ء عیسوی کو ہوئی ہے ۔ یہ وہ اختلافات ہیں کہ اگر مرزا صاحب یا کوئی احمدی انکو اٹھاوے تو ہم پانسو روپیہ کی انعامی رقم نذر کریں گے ۔"

خلاصہ مضمون حل چیستان جو راقم نے لکھا ہے

اس کا مفصل جواب تو رسالہ "حل چیستان مرزا" میں لکھا گیا ہے مگر اس کا دو حرفہ جواب یہ ہے ۔

" یہ بالکل افترا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۲۷۴ء ہجری کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیا ہے بلکہ ازالہ صفحہ ۶۷۵ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۵۷ میں اس امر کو کھول کھول کر بوضاحت تام لکھا ہے کہ ۱۲۷۴ء ہجری میں سخت ظلمت اور تاریکی تھی جس کی مدت بعد حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہیں ۔ اگر ایڈیٹر مرقع ۱۲۷۴ء ہجری کو حضرت مرزا صاحب کے مامور ہونے کا زمانہ آپ کی کسی تحریر یا کسی تقریر سے ثابت کردے تو مَیں اُن سے انعامی رقم ہرگز وصول نہ کروں گا ۔

اسی طرح یہ دوسرا دعویٰ بھی کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۴۰۰ سو سال بعد ہجرت کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ کہیں لکھا ہے آپ کی کسی تحریر سے یا آپ کے کسی ثقہ مرید کی ہی تصنیف سے دکھادیں تو بھی مَیں حلفی وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ آپ کے مقابلہ میں کبھی ایک حرف بھی نہ لکھونگا ۔ جو تراشیدہ خیال ایڈیٹر مرقع نے حضور مرزا صاحب کی طرف منسوب کیا ہے یہ محض افترا ہے ۔ فتح اسلام کے صفحہ ۱۱ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ اور ازالہ کے صفحہ ۶۹۲ ۔ میں اس کی کافی تردید ہے ۔ ایڈیٹر مرقع نے جو نہادعوے یہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۲۴۷ء ہجری کو بھی کہیں اپنے مامور ہونے کا زمانہ لکھا ہے ۔ اس کے متعلق بھی مَیں دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر قمری حساب کے رو سے الف ششم یعنے ۱۲۴۷ء ہجری کو مرزا صاحب کی ماموریت کا زمانہ جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے حضرت مرزا صاحب کے کلام میں ثابت کردیں تو مَیں حلفی وعدہ کرتا ہوں کہ اُن کو پچیس روپیہ معاوضہ دونگا بشرطیکہ وہ ان باتوں کو سفیہانہ رنگ میں ہنسی میں نہ اُڑاویں ۔ حدیث میں ہے آیاکم والظن حقیقۃ الوحی ملاحظہ میں حضرت امامنا مرزا صاحب نے ایڈیٹر مرقع کے اس خیال کی کافی تردید لکھی ہے ۔

مَیں ایڈیٹر مرقع کو اس مضمون میں بڑی تحدی سے خدا کے فضل سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے "حل چیستان مرزا" میں لکھا ہے اگر اُس کو آپ غلط ثابت کردیں اور اپنے چیستان کے مضمون کو حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت کردیں تو مَیں علاوہ اس کے کہ آپ کو پانسو کی انعامی رقم معاف کردوں گا اور آیندہ آپ کے مقابلہ میں کچھ نہ لکھوں گا ۔ مزید براں اور بھی نذر کرونگا ۔ اس کے علاوہ مَیں آپ کے ساتھ یہ ایک اور خاص رعایت کرتا ہوں کہ جو حوالجات آپنے مرقع میں کتر بیونت کرکے حضرت مرزا صاحب کے کلام سے نقل کئے ہیں اُنہی کے رو سے اگر آپ اپنے مدعا کو ثابت کر دکھائیں تو بھی میرا حتمی وعدہ ہے کہ مَیں آیندہ آپکے مقابلہ میں کچھ نہ لکھونگا ۔ مگر یاد رہے کہ حق اور سچ وہی ہے جس کو میں نے حضرت امام ہمام علیہ السلام کی تحریروں سے بکل الوجوہ ثابت کردیا ہے کہ الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ء ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ء ہجری کو ہوئی ہے اور اس کے بعد الف ہفتم میں اُس وقت جبکہ تیرہویں کا اواخر اور چودہویں صدی ہجری کا ابتدا تھا آپ مامور ہوئے ۔ اور ۱۲۴۷ء ہجری کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے مامور ہونے کا زمانہ ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا ۔ اور نہ ہی کہیں چودہ سو سال بعد ہجرت مسیح موعود کے مامور ہونے کا یا اپنی ماموریت کا زمانہ قرار دیا ہے ۔"

امید کہ آپ اس اطلاع کو ضروری سمجھکر بوالپسی جواب سے مطلع کریں گے ۔ اور ہمیں ضرورت نہ پڑے گی کہ آپکو خاص نوٹس کے ذریعہ متنبہ کریں ۔ اور ساتھ ہی جنوری کے دونوں انعامی مضمونوں اور اُن کے جوابات کے محاکمہ کی کوئی تجویز پیش کردیں ۔

آخر میں آپ کے رسالہ **الہامات مرزا** کے متعلق بعض ضروری امور پیش کرکے التماس کرتا ہوں کہ آپ انکے جوابات سے بھی سرفراز فرماویں ۔

(۱) آپ رسالہ **الہامات مرزا** کے جواب پر دو ہزار روپیہ کا جو انعام مقرر کرکے عرصہ سے شائع کر رہے ہیں آپ اس وہم کو دماغ سے نکال کر کہ مرزا صاحب کبھی اس کے جواب میں آپ کو خطاب کریں واضح طور پر اور کھولکر یہ اعلان شائع کردیں کہ اس کی تخصیص حضرت مرزا صاحب سے نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ موقعہ پر آپ مرزا صاحب کی خصوصیت میں پناہ لیں ۔

دوم یہ کہ رسالہ **الہامات مرزا** کے جوابات کے موازنہ اور محاکمہ کے لئے جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم وصول کرسکیں کسی تجویز کا بتراضی طرفین پہلے ہی طے ہوکر شائع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اس لئے آپ اس کا بھی فیصلہ کریں ۔

سوم یہ کہ انعامی رقوم کو پہلے آپ کسی سرکاری بینک میں جمع کرادیں اور اگر آپ کو پوری رقم کے یکدم جمع کرانے میں دقت محسوس ہو تو آپ کی سہولت کے لئے نمبر ۲ میں ایک اور آسان صورت پیش کرتا ہوں کم از کم اسکو ہی منظور فرماکر مجھے مطلع کریں ۔

چہارم یہ کہ آپ نے بخیال خویش اس رسالہ میں ہم پر جتنے سوالات اور اعتراضات کئے ہیں آپ بخصص ہر ایک سوال کے جواب کے انعامی رقم مقرر کر کے ایک ایک اعتراض یا سوال کی متعینہ رقم جواب ملنے سے پیشتر بنک میں جمع کراتے جائیں اور ہم جوابات میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ جبتک ایک جواب سے فارغ ہو کر آپ سے اس جواب کی انعامی رقم وصول نہ کرلیں تب تک دوسرے سوال کے جواب کو شروع نہ کریں۔ والسلام جواب کا منتظر فضل دین مدرس ہائی سکول
قادیان ۳-جنوری ۱۹۰۷ء

جملہ خریداران میگزین کو ایک ضروری اطلاع

تمام خریداران میگزین کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے صدر انجمن احمدیہ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے باقی حساب کو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں منتقل کر دیا ہے اس لئے تمام مطالبات رسالہ کے متعلق اور ایسا ہی چندہ کے متعلق دفتر ریویو سے ہونے کی بجائے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ہوا کریں۔ ایسا ہی خریداران بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب انھوں نے چندہ بھیجنا ہو یا اپنے چندہ کا حساب دریافت کرنا ہو تو بجائے مینیجر ریویو آف ریلیجنز سے خط و کتابت کرنے کے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے خط و کتابت کریں۔ اس سے جواب میں سہولت اور ہر دو دفاتر کو آسانی ہوگی۔ والسلام المشتہر

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

ضروری اطلاع

کل روپیہ ہر قسم کا جو صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھیجا جائے خواہ میگزین کا ہو یا مدرسہ کا یا مقبرہ کا یا مساکین و یتامی کا یا زکوٰۃ کا وغیرہ وغیرہ وہ سب صرف اس پتہ پر آیا کرے

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اور ہر ایک رقم کی رسید دی جائے گی۔ اگر کسی صاحب فرستندہ کو رسید نہ پہنچے تو وہ دفتر محاسب سے خط و کتابت کر کے دریافت کر لیا کریں اور اس حالت میں [illegible] [illegible] والسلام [illegible]

عید اضحی کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

بارہا ایک سے زیادہ مرتبہ کہا گیا ہے کہ سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشاں جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق نمونہ پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے۔ اور اسی امر میں مجھکو اور تمام بہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ عید فنڈ کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے اب عید اضحی کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت اخفیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر فرد ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک عید کی تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسم وار چھاپ دینے کی کوشش کیجائیگی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں کو جمع کر کے** اس کا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان روپوں کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہے دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون سے الفاظ ہوں جن سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہے قومی ضرورتوں کے احساس کے لئے برگزیدہ کر لے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کیلئے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ ان کا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آسکے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

ابھی وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے۔ اور یہ ہماری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی [illegible] کی طرف توجہ کرو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پر بھی توجہ اور سعی [illegible] وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے ان کا [illegible] بھیج دیا جاوے۔

گلدستہ اخبار

حوادث روزگار

بمبئی میں ڈاکخانہ دیاردی کی عمارت کے عقب میں آگ لگی جس سے غریب مزدوروں کے پچاس جھونپڑے جل کر تباہ ہو گئے ڈیڑھ ہزار آدمیوں کو بے خانماں ہونا پڑا۔ پانچ آدمی سخت جھلس گئے اور دو لاشیں ایسی برآمد ہوئیں جو جل کر کباب ہو گئی تھیں۔ (ربنا قنا عذاب النار)

ناگپور میں ایک نیا وبائی مرض نمودار ہوا ہے اور اب تک کئی بنگالی اس کا شکار ہو چکے ہیں پہلے ٹانگیں سوج جاتی ہیں پھر ابتدا میں ہلکا بخار شروع ہو کر آخر میں سخت شدت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے سانس تنگی سے آنے لگتی ہے اور آخر میں دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے یہ بھی سنا ہے کہ جو لوگ وہاں سے بھاگ گئے ہیں اس مرض کے دستبرد سے محفوظ رہے ہیں (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتی ہیں کیا یہ الہام پر سچ ہوا یا نہیں کہ ایڈیٹر)

بابو کیشب چندر سین مشہور برہمو مصلح کے بیٹے نے چند ہفتہ ہوئے انتقال کیا تھا ۱۸ دسمبر کو اُن کی والدہ بھی جو اپنی قوم میں نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں بمقام کلکتہ ۸۸ برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئیں وفات کے وقت ان کی اولاد میں سے ۷۵ آدمی ان کے پاس موجود تھے۔

اعلان ہوا ہے کہ مرض طاعون کے نمودار ہونے کی وجہ سے جدہ کو وبا آلود بندرگاہ قرار دیا گیا ہے۔

روئٹر کی ایجنسی خبر دیتی ہے کہ ۱۶ دسمبر کو مکہ معظمہ میں ہیضہ کی ایک مہلک واردات ہوئی متوفیہ ایک حبشن تھی۔

ساحل ٹیا گانگ پر جوٹ میں آگ لگی کئی ہزار گٹھے جل گئے تین ہزار چائے کے بکس بھی تھے ۷ لاکھ کا نقصان ہوا۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ۴ بجکر منٹ کو نوشہرہ اور پشاور میں دو خفیف حرکت زلزلہ کی ہوئی۔ یہاں قادیان میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا اور راولپنڈی میں شاید جھٹکا تھا۔

۲۳ دسمبر کی صبح کو دارجیلنگ میں ایک خفیف زلزلہ چند سیکنڈ رہا۔

ہولناک ریلوے تصادم

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ ۱۹۰۶ء کا آخری دن ملک ہند خصوصاً صوبہ پنجاب میں عرصہ دراز تک اس نہایت ہولناک ریلوے تصادم کے باعث یادگار رہے گا۔ جس کے شدید اتلاف

جان کی خطیر رقم صرف اس ملک میں دیئے حوادث میں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ یہ المناک تصادم بڑے دن کو پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ اسٹیشنوں کے درمیان نارتھ ویسٹرن ریلوے کی دو پسنجر ٹرینوں میں واقع ہوا۔ جن میں سے ایک لاہور سے بجانب غازی آباد جا رہی تھی اور دوسری ہردوار کی طرف سے پنجاب کو آرہی تھی۔ لاہور سے جانے والی ٹرین میں بہت سے طلباء اور دفاتر سرکار بالخصوص ریلوے کے ملازمین تھے۔ جو بڑے دن کی تعطیل کا زمانہ اپنے گھروں پر گزارنے کی خوشگوار اُمیدیں دلوں میں لئے جارہے تھے۔ چونکہ ابھی آفتاب برآمد نہ ہوا تھا۔ اس لئے دونوں ٹرینوں کے مسافروں کا بڑا حصہ خواب راحت میں تھا کہ یکایک اُن کی آنکھ ایک نہایت سخت اور زبردست جھٹکے سے۔ جو بوجہ دو گاڑیوں کی ٹکر کے لگا تھا کھُلی اور اُنھوں نے خود کو ایک ایسی خطرناک حالت میں گرفتار پایا کہ خدا دشمن سے دشمن کو بھی اس میں مبتلا نہ کرے۔ اگر مسافر بیدار و ہوشیار ہوتے۔ تو شاید اپنے بچاؤ کی کچھ فکر کرتے۔ مگر گہری نیند سے چونکنے پر اُن کے حواس برجا نہ ہوئے اور بیسیوں بدنصیبوں کی حیرت بھی ہنوز رفع نہ ہونے پائی تھی کہ وہ یوں ہی پس پا کر رہ گئے۔ الامان الحفیظ۔ اخبار مارننگ پوسٹ دہلی نقصان جان کا اندازہ ڈھائی سو تک لگاتا ہے۔ جس میں ۱۶ یا ۱۷ یورپین بھی شامل تھے۔ ایک انجن کا ڈرائیور اور دونوں انجنوں کے فائرمین بھی ہلاک ہوگئے۔ البتہ ایک ڈرائیور نے انجن سے کود کر اپنی جان بچالی ہے خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

دُنیائے اسلام کی خبریں

مدینہ منورہ میں برقی روشنی کا انتظام ہوگیا ہے اور مسجد نبوی برقی لیمپوں سے بقعہ نور بن گئی ہے تمام شہر کو بھی عنقریب برقی روشنی سے منور کرنے کا انتظام ہورہا ہے۔

سردار نصر اللہ خان نے امسال حج بیت اللہ کا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

اد ڈھیروال ضلع جہلم کے گردوارہ کے جلانے کے الزام میں جن مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا تھا وہ سب بے قصور ثابت ہوئے۔

المؤید مصر کا نامور یومیہ جریدہ مصر میں "نئے سیاح" کے عنوان دیکر لکھتا ہے اس سال نئے یورپین سیاحوں میں جو مصر کو آنے والے ہیں ایک صاحب پروفیسر ڈانلڈ ہیں یہ صاحب امریکہ کے مشہور کالج ہرٹفرڈ میں شامی زبانوں کے پروفیسر ہیں اور انھوں نے اسلام کے متعلق بہت سی قابل قدر کتابیں لکھی ہیں اس وقت بھی پروفیسر

صموح بہت سے کار آمد مضمون اسلامی تمدن۔ اور دینیات اور فلسفہ الہیات کے متعلق اسلامی دائرۃ المعارف کے لئے لکھ رہے ہیں یہ صاحب موسم سرما قاہرہ میں بسر کرینگے۔

(ایڈیٹر۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا یورپین لوگوں کے قلم سے مرتب ہورہی ہے کیا مسلمانوں کے لئے یہ امر باعث شرم نہیں حمایت اسلام اور حمیت ملت کے مدعی حمایت اسلام میں ہوں یا ندوہ میں ذرا غور کریں)

تیراہ کے شیعہ سنیوں میں پھر نزاع شروع ہوگیا ہے حال میں ایک جنگ بھی ہوئی ہے۔ افسوس

جس دین نے دل آکے تھے غیروں کے ملائے
اس دین میں بھائی سے اب بھائی جدا ہے

بہت سے افغان جن میں سے اکثر سردار ایوب خان کے رفقا میں سے ہیں کابل کو جارہے ہیں۔

کراچی کے اجلاس تعلیمی کانفرنس میں یہ بھی پاس ہوا کہ وہاں مسلمانوں کے لئے ایک یتیم خانہ بھی قائم کریں گے

کانگرس کے پنڈال میں جوتی پیزار

ہندوستان کی سرگرم ملکی مجلس کانگرس کے پنڈال میں امسال جو جوتی پیزار ہوئی اس کا نظارہ ان لوگوں کے لئے قابل دید ہے جو ایسی تحریکوں کو ملک اور قوم کے لئے مفید یقین کیا کرتے ہیں اس جوتی پیزار کی بنیاد دراصل پچھلے ہی سال سے پڑ چکی تھی مگر امسال تو وہ نمونہ دکھایا گیا جو اعلیٰ تہذیب کے چہرہ پر شرمناک داغ ہے۔ اس جلسہ کے حالات ایک کانگرس کے ہمدرد نے جو کچھ لکھے ہیں وہ ناظرین العلم کے لئے ضرور دلچسپی کا موجب ہونگے اور اس سے انہیں اندازہ ہوسکے گا کہ مذہب سے بیگانہ ہوکر انسان کس طرح خود غرضیوں کا شکار ہوتا ہے۔

۲۶ دسمبر کانگرس کے افتتاح کا دن تھا ۲½ بجے اجلاس شروع ہوا۔ حسب معمول اول چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خیر مقدم کا ایڈریس پڑھا۔ اور جب دیوان بہادر امیالال سیکرلال لاحمد آباد) اور نرمل ڈاکٹر راش بہاری گوش کے باضابطہ میر مجلس کے انتخاب کی تجویز کے لئے کھڑے ہوئے انھوں نے مختصر تقریر کے بعد ڈاکٹر گھوش کا نام ہی لیا تھا کہ انتہا پسندوں نے نہیں نہیں کے نعرے بلند کئے اور پنڈال کو سر پر اُٹھا لیا اس شور وغل کو ہٹانے کیلیے سر سریندر ناتھ بابو اُٹھے انھوں نے اپنے زور فصاحت سے اُن کو خاموش کرانا چاہا مگر جب ان کی کسی نے نہ سُنی تو مجبوراً بیٹھنا پڑا۔ اور چیرمین کو جلسہ ختم کرنا پڑا۔ دوسرے دن پھر اسی وقت اسی مقام سے کارروائی شروع ہوئی۔ سر سریندر ناتھ بابو کی تائید تقریر کے بعد ہی ڈاکٹر راش بہاری گھوش کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کا اعلان چیرمین نے کیا اور ڈاکٹر راش بہاری نے

اپنا ایڈریس پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ انتہا پسندوں کے لیڈر مسٹر تلک وورکر پلیٹ فارم پر آئے اور اُنھوں نے ان کی تقریر کے خلاف اپنا لیکچر شروع کر دیا ہر چند ان کے خلاف آوازیں اُٹھیں اور مسٹر بنرجی۔ سر فیروز شاہ مہتہ مسٹر رودر فورڈ اور پنڈت مدن موہن مالوی نے ان کو سمجھا کر اس حرکت سے باز رکھنا چاہا مگر انھوں نے ایک نہ سُنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

پنڈال دنگل گاہ بن گیا

مسٹر تلک کو پلیٹ فارم سے اُتارنے کے لئے اول والنٹیر آگے ہوئے جن کو دیکھکر انتہا پسندوں نے بھی حملہ کر دیا پہلے زبانی لعن طعن ہوکر ازاں بعد اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہوگیا۔ سر سریندر ناتھ بابو اور ڈاکٹر گھوش پر کرسی اور جوتا پھینکا گیا۔ یہاں تک نوبت پہنچنے پر آخر مجبوراً انتظام کے لئے پولیس کو ہاں اس پولیس کو جس کی بُرائی مسٹر گوکھلے نے کھلم کھلا کی تھی بُلانی پڑی اور اُس نے آکر ان سوراجیہ کے خواہشمندوں کو پنڈال سے باہر نکال کر اپنا قبضہ امن کی خاطر اسپر کر لیا۔

یہ نظارہ ایسا شرمناک اور خطرناک تھا کہ اس کے تفصیلی حالات کی زیادہ ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اور اب مختصر طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ اس تقریب پر یہ ملکی خیرخواہوں کا مجمع دو ٹکڑے ہوگیا اور دونوں کے اغراض جدا جدا قرار پائے ایک کا نام اعتدال پسند اور دوسرے کا نام نیشنلسٹ رکھا گیا۔ اگر اصلاح اسی طرح ہوا کرتی ہے تو اس سے بڑھکر شاید اور کوئی دشمن ملک اور قوم کے ساتھ نہیں ہوسکتی یہ نتیجہ ہے ملکی بلند پروازیوں کا اللہ رحم کرے۔

صوبجات متحدہ کی دردناک حالت

نہایت افسوس ہے کہ صوبجات متحدہ کی حالت آئے دن قحط کی ڈراونی صورت سے۔ افسوسناک ہوتی جاتی ہے۔ ہزارہا شرفا۔ اس وقت مُصیبت میں گرفتار ہیں۔ قحط زدگان نے۔ مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کرکے روٹی کے لئے مرنے اور مارنے تک کمر باندھ لی ہے امدادی کام میں آدمیوں کی ضلعوار تعداد یہ ہے۔ گونڈہ ۹۳۹۰۔ بہرائچ ۲۹۱۱۔ بنارس ۲۲۲۱۔ انہیں اضلاع میں خیراتی امداد پانے والے بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ نرخ غلہ برابر گراں ہوتا جاتا ہے پنجاب سے امداد جاری ہے۔ مگر اس طرح پنجاب کی حالت بھی معرض زوال میں ہے۔ اللہ ہی بیلی ہے۔

ہندوستان کی صوفی دنیا کا منظر

اخبار وکیل میں عبداللہ بن مسلم کا نام دیکر ایک باخبر مسلمان نے ہندو پنجاب کے مشایخ اور گدی نشینوں کی حالت کا ایک نقشہ کھینچا ہے۔ جو اس قابل ہے۔ کہ الحکم کے پڑھنے والے اسے ضرور پڑھیں۔ اس سے انہیں معلوم ہوگا۔ کہ جب ان لوگوں کی جو

قوم کا دل اور خود صاحبدل کہلاتے

ہیں۔ یہ حالت ہے تو

تا بہ دیگران چہ رسید۔

مسلمانوں کی اندرونی حالت کا ایسا نقیم ہونا صاف طور پر بتاتا ہے کہ مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

اور جیسا کہ راقم مضمون خود اپنے مضمون کو ختم کرتے وقت کشتی امت کے نگہبان کے حضور فریاد کرتا ہے۔ فی الحقیقت اس وقت ایک **نوح** کی حاجت ہے۔ مگر افسوس ہر اہل کشتی پر کہ **نوح** تو آیا۔ اور اپنے وقت پر آیا مگر ناقدر شناس اور کفران نعمت کرنے والوں نے اسے **کاذب** اور **دجال** کہا

بہر حال اس بحث کو چھوڑ کر حالت مشایخ کو دیکھنے کے لئے آؤ درد مند دل سے کر ذرا اس غمنامہ کو دیکھیں جو عبداللہ بن مسلم لکھتا ہے۔ فی الحقیقت یہ سخت شرم کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو قوم کی روحانی حالت کی اصلاح کے ذمہ وار تھے خود واجب الرحم حالت میں ہوں عبداللہ بن مسلم نے پیر گولڑوی اور گدی نشین سیال کی تعریف کی ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں مگر کم از کم ان بزرگوں کے ان کارناموں کو بتانا چاہیئے تھا۔ جو انہوں نے خدمت اسلام میں کئے ہیں۔ ایڈیٹر الحکم کو گولڑہ جا کر پیر صاحب کے **حجرہ** اور اس کے **متعلقہ کارخانہ** کا بڑے غور اور بصیرت کے ساتھ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس وقت ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس پر ریویو کرے عام طور پر وہ یہ لکھنے کی جرأت کرتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی نہیں جو **اسلام کے میدان کا مرد ہو** اور گولہ باری میں جو اسلام پر ہو رہی ہے **سینہ سپر** ہو کر اس کی حفاظت کے لئے میدان میں نکل ہل من مبارز کہکر مخالفوں کو **اسلام** کی **حقیقت و حقانیت** کے علمی اور عملی ثبوت کا **چیلنج** کرے۔ یہ فخر صرف اسی ایک وجود کو ہے جو اس شب تاریں **چودھویں کا چاند ہو کر اترا ہے۔**

اور وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے پکارا جاتا ہے

اب آؤ اس **منظر** کو ایک نظر دیکھیں۔ ایڈیٹر

غم نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب! یہ غم نامہ ان مسلمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے جن کا مضمون اور سخت ضرورت ... کے عنوان سے وکیل

و پیسہ اخبار میں شایع ہوا ہے جس میں ضلع آگرہ کے چند اوچھے مسلمانوں کے ہندو ہونے پر علماء و مشایخ کو توجہ و غیرت دلائی گئی ہے۔ مسلمان صاحب کی حقانیت سے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ بے اختیار یہ غم نامہ مسلمانوں کی آگاہی کے لئے قلمزد کیا گیا۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مشایخ علماء کی بیکاری ظاہر کر کے جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو حمایت دین و اشاعت اسلام کے لئے آمادہ کیا جاوے۔ ہندوؤں میں بھی جو پرانے طریق کے ساد ہو اور فقیر ہیں۔ بیکار محض ہیں۔ کام کرنے والے اور ہندو قومیت کو مذہبی انداز سے جمانے والے۔ عموماً وہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے ہیں جنہوں نے رنگین کپڑے پہن لئے ہیں۔ اور اپنے وجود کو فقیری لباس میں ملک وملت پر قربان کر دیا ہے۔ پس ہماری خواہش ہے کہ اس نامہ کے ذریعہ سے اپنے نوجوان جدید تعلیم والوں کو دینی قربانی کے لئے بلائیں۔ بوڑھے باپوں اور بوڑھی ماؤں سے کہیں کہ اپنی اولاد کو دین کے نام پر فدا کر دو۔ جس کے چار بچے ہوں۔ وہ ایک قوم مذہب پر نثار کرے۔

تم سچ کہتے ہو۔ کہ اسلام کی اشاعت زیادہ تر صوفی مشایخ کے ذریعے سے ہوئی۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ اسلامی فیض پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیں جن کی روحانیت وحقانیت کا جھنڈا سب سے پہلے ہندوستان میں آیا۔ مگر آج ان کی اولاد کو دیکھئے۔ کہ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسوں دور رہتے۔ بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہے۔

اولاد دو قسم کی ہوتی ہے جسمانی اور روحانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید یہ خبر نہ ہوگی کہ ہمارے دادا وضو کیونکر کرتے تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر! بیچارے رات دن تین گاؤں کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان کو کم سے کم صرف فقراء مشایخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے۔ اب رہے متولی صاحب اور خدام۔ وہ سب سے نور علیٰ نور ہیں۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیاں اور خدام کی ذاتی خواہشیں اس حد تک ناگوار ہو گئی ہیں۔ کہ ہندو منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ سابق منیجر سید نثار احمد البتہ کچھ کام کرنے والا آدمی نظر آتا تھا۔ مگر سجادہ چند ناگفتہ بہ تغیرات سے خانہ نشین ہو گیا۔

یہ وہ خانقاہ ہے جو کعبہ ہند کہی جاتی ہے اور جو لاکھوں مسلمانوں اور ہندوؤں کا مرکز ہے۔ مگر چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ روحانی اولاد کو دیکھئے! حضرت خواجہ کے جانشین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے ان کی درگاہ پر جائیے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمائیے کون کہہ سکتا ہے کہ اس بزرگ کے خادم ہیں۔ جو صبر و توکل میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی زائر صحیح و سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب صاحب کے جانشین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہیں جن کا مزار پاکپٹن میں ہے۔ خانقاہ میں گاؤں جاگیر سب کچھ ہے مگر اس لئے نہیں کہ مسلمانوں یا فقراء کی دینی یا دنیاوی ضرورتوں میں کام آئے۔ بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب بہت سے گھوڑے پالیں۔ بندوقیں خریدیں غریب جانوروں کا روزمرہ شکار کریں۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گھاس پر گذارہ کرتے تھے اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانوروں کو فنا کر کے دل بہلاتی ہے۔ بابا صاحب کے تین خلیفہ بڑے مشہور ہوئے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی حضرت قطب جمال الدین ہانسوی حضرت علاؤالدین احمد صابر کلیری۔

اول بزرگ کی درگاہ پر جائیے پس وہی عالم تبرک فروشی نظر آئے گا۔ میاں حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ تو وہ رات دن علی گڈھ پارٹی میں مستغرق ہیں۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا۔ اس سے کوسوں دور ہے۔

دوسری درگاہ ہانسی میں ہے۔ سجادہ نشین عبدالحلیم صاحب سب جاگیر ہندوؤں کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران پریشان ہے۔ مسلمانوں کی کیا خاک خدمت کرینگے۔

تیسرے صابر صاحب ہیں ان کے جانشین دنیا جہان سے نرالی طبیعت رکھتے ہیں۔ اپنے ماتحت مشایخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بنجائیں اور بس۔ اتنے عظیم الشان فرض کی تکمیل میں مجبور ہیں۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہیں ملتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھہ جائیے! اسوقت اتنی گدیاں پنجاب میں ہی ہیں جو بہت مشہور ہیں مہاران علاقہ بہاولپور تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان چاچڑاں علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہپور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے کہ چچا بھتیجے میں صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلیٰ پر کون بیٹھے۔ اور نماز پہلے کون پڑھے کچہریاں گرمائی جاتی ہیں! اور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ ... ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب اور لفٹننٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانوں سے کچھ فیوض ملا تو عجب نہیں۔ کہ مسلمانوں کو بھی کچھ دیا جاسے۔ چاچڑاں میں ایک لاکھہ کی جاگیر ہے۔ اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہیں۔ یاد الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ سنا ہے۔ سولہ آدمی کہانیاں کہنے پر نوکر ہیں۔ اس پر بھی راتیں کاٹے نہیں کٹتی پیاری صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو موج آگئی تو شاید مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جائے۔

مہاران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ بہت نیک ہیں۔

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بھی بہت لایق بہت مفید اور بہت ہی کار آمد ہیں۔ گو ایک محدود دائرہ میں چلتے ہیں۔

تاہم کچہہ کرستے ہین رہ گئے سیال والے میان محمد دین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہین - پر ہین قابل تقلید - کاش! اپنے سینکڑون عالم مریدین کو خانقاہون کا بہی حال سن لیجئے مراد آباد مین صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے لیچیم شحیم پیر ہین کہتے ہین لاکہون روپیہ جمع ہے - اور ہوتا جاتا ہے مگر نہ دین کے نہ دنیا کے لئے بلکہ اپنا جی خوش کرنے کیلئے -

بریلی مین نظامیہ سلسلہ کے پیر ننہے میان صاحب ہین - جو حقیقت مین علوم ظاہر و باطن مین لاثانی ہین - مگر نام کا اثر کبہی ظاہر ہو جاتا ہے - تو سیر و شکار مین اوقات بسری ہوتی ہے -

سلون مین بہی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے - اور دستور زمانہ کے موافق مقدمہ بازی کی بلا مین سب گرفتار ہین -

اورنگ آباد دکن مین نظامیون کی مشہور خانقاہ ہے ہزار ہا روپے کی جاگیر ہے - مگر خانقاہ مین خاک اڑتی ہے - مسجد مین کتے لوٹتے ہین - اور غلیظ کرتے ہین - خاص درگاہ کے پردون کو دیکہو تو نفرت آئیگی - مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت مکلف ساز سامان ہین - اور محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی دلداری کی تہی - درگاہ مسجد سے کیا فائدہ ان کو پہنچا جو ان کی خدمت کرتے - صرف اتنا احسان ہے کہ اس کے طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہین -

انہی حضرت کا ذکر ہے کہ ایک بار پنجاب مین تشریف لیگئے رنڈیان ہمراہ تہین - مریدون کو حکم ہوا کہ ان کی ڈولیان خود کندہون پر اٹہا ؤ - بیچارے عقیدت کے مارے مرید حکم بجا لائے اور پیر جی نے رنڈیون کو اپنی عظمت کا اثر دکہایا -

جب ہمارے پیرون کو یہ عیش نصیب ہین - تو ان کو کیا پروا ہے - کہ مسلمانون کی ڈوبتی ناؤ کا اندیشہ کرین - اے غریب آفت کے ستائے ہوئے مسلمانو! صبر کرو - خدا کے قہر کی بجلی ان بدنام کنندہ ہستیون کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور اسکے بدلے رحمت خاص کا ظہور ہونیوالا ہے -

خدائے برحق کو حاضر و ناظر سمجہکر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکہا گیا ہے - اگر ناحق کے حمایتی حق کا مقابلہ کرینگے - تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا - اس لئے بجائے اس سر دردی کے مناسب یہ ہے - کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کرین - اور دیکہین کہ ان کے بزرگون نے جو دولت سینکڑون برس کی محنت سے اسلام کے خزانے مین جمع کی تہی - آج غیر اس کو لوٹ رہے ہین - ؎

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے -

راقم عبد اللہ بن مسلم

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے ایک لطیف تصنیف کے کام مین مصروف ہین جو ۴۸ صفحہ تک پریس مین جا چکی ہے امید کی جاتی ہے - کہ یہ کتاب آٹہہ جزو کی ہو اور بطور تتمہ لیکچر لاہور شائع ہو -

۲ - بزرگان ملت بہی خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین مین مصروف ہین - فاضل امروہی نے ایک عجیب اور ضروری رسالہ ان دنون لکہا ہے - جس مین اس خطرناک غلطی کی اصلاح کی ہے جو بدقسمتی سے علماء سوء کی مہربانی سے پہیل گئی ہے - اور وہ یہ ہے کہ معاذ اللہ مس شیطان سے بجز **ابن مریم** کے کوئی باقی نہین رہا - یہ ایسی رنجدہ اور دل آزار غلطی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور ابرارون کی سخت توہین کی ہے - یہ رسالہ ۲۶ صفحہ تک چہپ گیا ہے -

۳ - موسم سخت خشک جا رہا ہے - امساک بارش کیوجہ سے قحط سالی کا نمایان اثر ہو رہا ہے - گرانی سے غربا تو ایک طرف متوسط الحال بہی سخت پریشان ہین - اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماوے - گرانی کے ساتہہ یہان کیا بی اور بہی وبال جان ہو رہی ہے **بنئے بقال** جس طرح چاہتے ہین بیچتے ہین - ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بٹالہ مین قحط زدگان کی امداد کیلئے ایک جلسہ کیا اور کچہہ چندہ بہی وصول فرمایا ہے - حکام کی اس قسم کی توجہ رعایا کے لئے تسلی اور اطمینان کا ایک ذریعہ ہوتی ہے -

۴ - منشی محمد **امیر خان** جو راجپورہ کی ایجنسی مین ملازم تہے اور حضرت کے ایک مخلص خادم تہے - بیمار ہو کر دار الامان مین آ گئے تہے - ۵ جنوری ۱۹۰۸ء کو انتقال ہو گیا - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم ایک رشید کم گو احمدی تہا - الحکم جب سے جاری ہوا ہے اسی دن سے وہ اس کے خریدار تہے - مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی - مرحوم نے ایک لڑکی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چہوڑا ہے - آخر مین دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج کو ترقی دے اور ان کی بیوہ اور بچون پر اپنا فضل کرے - آمین

حضرات! دعا

منشی غلام رسول صاحب سب انسپکٹر باگہا پورانہ کا لڑکا غلام حیدر بعارضہ چیچک بیمار ہے - احباب لڑکے کی صحت کے لئے دعا فرماوین -

متفرق خبرین

کلکتہ مین جمعہ کے روز ایک خاص اجلاس اہل ہند کے قحط فنڈ کے ٹرسٹیون کا کیا چاہتے ہین - یہ فنڈ مسٹر عصور مہاراجہ جے پور کی خاص فیاضی سے قائم ہے جو قریب ۲۴ لاکہہ روپیہ اس فنڈ مین وقف کئے ہوئے ہین اور دیگر صاحبان کیطرف سے بہی معقول رقم جمع ہین :: کمیٹی مذکور مین قرار دیگی - کہ اس فنڈ سے کتنی رقم قحط زدگان کی امداد مین صرف کیجائے :: فی الحال قریب ۸۲ ہزار آدمی خیراتی کامون پر پرورش پا رہے ہین -

کشمیر کے پڑاؤ اوڑی سے خبر آئی ہے - سوموار کی رات کو برف باری ہوئی - اور تمام آس پاس کے پربت برفون سے سفید نظر آتے ہین - اسی بارش کے بادل لاہور اور راولپنڈی مین بہی نظر آتے ہین لیکن یہان کی بارش بدستور خشک و خام چلی آتی ہے پیغام مذکور سے یہ بہی ظاہر ہے - کہ رستہ کی سڑک بہت خراب اور مرمت طلب ہو رہی ہے بعض جگہہ حالت خطرناک ہے - اور کئی تانگے راہ چلتے ہوئے ٹوٹ گئے ہین -

مسٹر ایچ پی برٹ صاحب جو نارتہہ ویسٹرن ریلوے کے نئے مینیجر ہین ولایت سے تشریف لائے ہین - اور لاہور مین اپنے عہدہ کا چارج حاصل کیا ہے آپ کی قابلیت اور نیک مزاجی کی شہرت ہے لیکن لازم ہے کہ سب سے پہلے حادثات کا انتظام کیا جائے - اسکی نہایت سخت ضرورت ہے -

شملہ کے اخبار نیوز آف انڈیا پر پادری ایم سٹوارٹ نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دائر کی ہے اور یہان کے مجسٹریٹ صاحب بہادر نے ۱۰ جنوری کو پیشی قرار دی ہے - عرضی دعویٰ سے ظاہر ہے کہ اخبار مذکور نے ایک مضمون مین پادری صاحب کے خلاف بہت سخت باتین لکہی ہین - کہ وہ اپنے ملک اور بادشاہ کے حق مین بیوفا اور دغاباز نکلے - یہ ان پر جعلسازی کا الزام لگایا ہے اور ان کو مشہور تاریخی لعین کا ہم پلہ قرار دیا ہے - یہ مخالفانہ باتین اور جبر کی کیفیت کے سلسلے مین لکہی ہین - جو مسٹر کیئر ہارڈی کی شان مین کیا گیا تہا اور جسمین نہایت شورش وقوع مین آئی اور مسٹر ہارڈی صاحب نے سنولیت سے انکار کر دیا تہا - پادری موصوف اخبار مذکور کے اتہامون کے متعلق عدالت سے انصاف چاہا ہے - اور بڑے شوق سے منتظر ہین کہ مقدمہ کا نتیجہ کیا ہو گا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

شکریہ

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹہہ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو میں صدر انجمن احمدیہ کو کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین - جزاہ اللہ احسن الجزا ہم تہ دل سے انکا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کے طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ دیگر صاحبان جنکو خدا نے ایسا موقعہ دیا ہو اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرماوین گے - فہرست کتب - معہ تعداد کتب جسپر دیئے ہے صروۃ امام - مجموعہ الہامات - الہامات و مکتوبات محمدیہ - برکات الدعا - ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰؍ آریہ دھرم ۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے ۔ خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴؍ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲؍ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲؍ نور القرآن حصہ دوم ۔ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴؍ فیصلہ آسمانی قیمت ۲؍ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات ۔ تفسیر القرآن پارہ اول ۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ؍عہ سلک مروارید حصہ اول سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴؍ حصہ دوم ۴؍ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲؍ ۔ برہان الحق قیمت ۳؍ ۔ محامد المسیح قیمت ۳؍ خطبات کریمیہ قیمت ۴؍ تفسیر سورہ تبت قیمت ۳؍ نمونہ قرآن مجید ۳؍

المشتہر
مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنے معہ محصول ڈاک عہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے ۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان

نمونہ منگوا کر آزماؤ ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ عہ

سرمہ سلیمانی ۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸؍

سنون دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۴؍

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرافراز حسین
مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو مضبوط بنا کر انسداد مرض کر رہا ہے ۔



یہ مشہور نشان یعنی ماہی گیر کا نشان اسکاٹ ایملشن

کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچر کیمسٹس لنڈن

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا